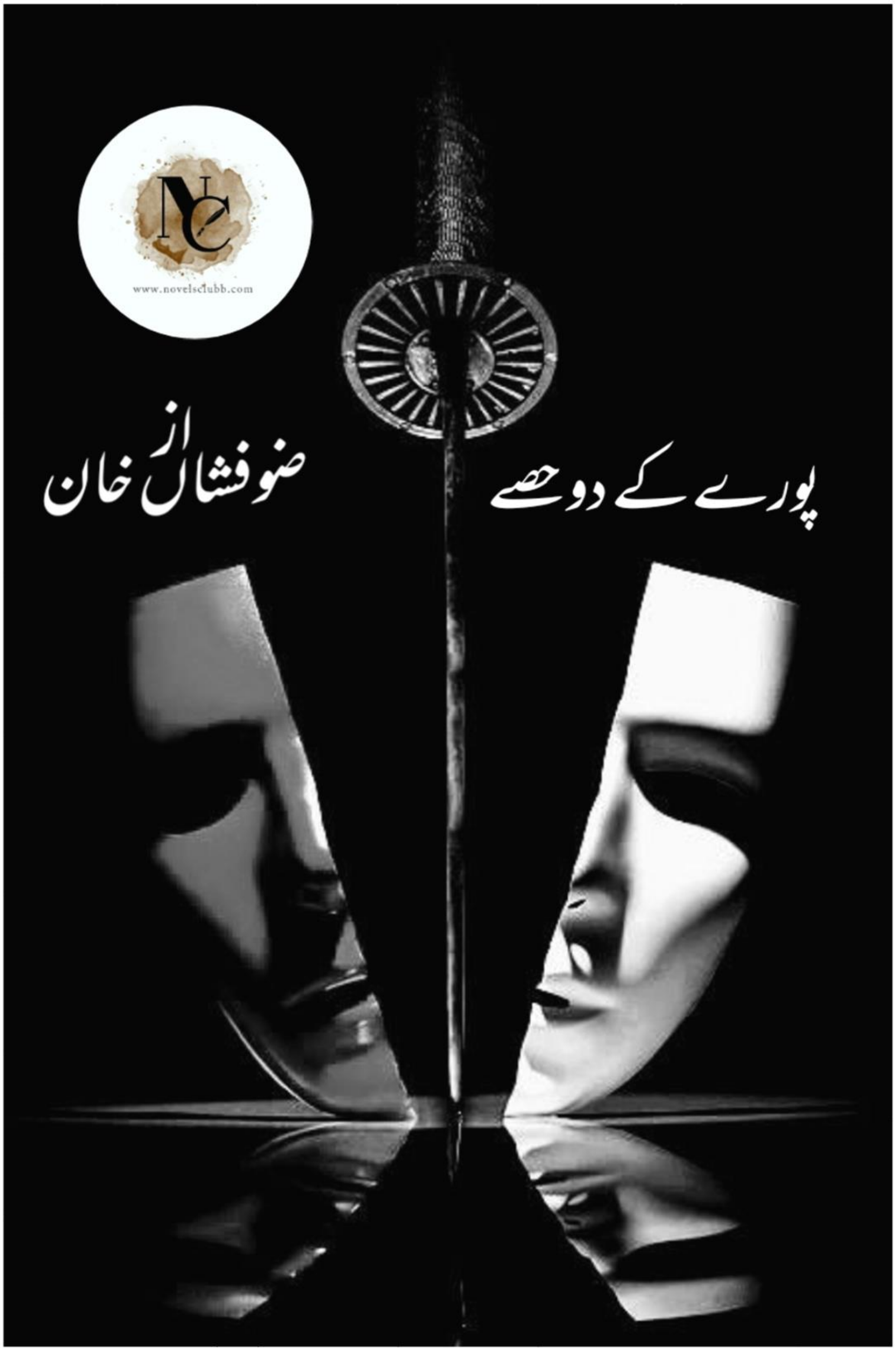
www.novelsclubb.com
پورے کے دو حصے
از
ضوفشاں خان

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

پورے کے دو حصے از

ضوفشاں خان

Ep#2

نیند میں کئی بار اسکی آنکھ کھلی، کئی بار اس نے خود کو پیرس سے ہنگو گاؤں میں پایا۔اندھیرے کی زیادتی اسے بار بار جھنجھوڑ رہی تھی۔اسنے یک دم آنکھیں کھولی۔کمرا اندھیرے میں ڈوبا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم جو اچھے عمل کرتے ہیں وہ روشنی میں ڈھلتے جاتے ہیں، پھر یہ روشنی موت کے بعد ہمارے ساتھ رہتی ہے۔حومایل موت کے بعد میرا سفر اندھیروں کی ہمراہی میں گزرنے والا ہے۔میں کوشش کر کے بھی اپنے لیے روشنی اکٹھی نہیں کر سکی، لیکن تم ضرور کر لینا۔"

ماں روشن موم لیے اس پر جھکی کہہ رہی تھی، وہ ماں جو مر چکی تھی۔

ماضی!

گاؤں سے شہر کو جاتی سڑک کے کنارے بنا وہ ڈھابہ گاؤں سے تھوڑا فاصلے پر تھا۔دو تین چارپائیوں پر بیٹھے لوگ گرم گرم روٹی اور ماش کی دال سے اپنی بھوک مٹا رہے تھے۔ہوٹل کا مالک ادھر ادھر گھومتا ہر آنے والے کو خوش آمدید کہتا چارپائی پیش کر رہا تھا۔روٹی اور دال کی اشتہال انگیز خوشبو بھوک میں اضافے کا باعث بن رہی تھی ایک طرف چارپائی پر بیٹھی وہ بھی اپنے کھانے کا انتظار کر رہی تھی۔نیلی وردی شکنوں سے پاک تھی۔سیاہ کیپ سر پر ٹکی تھی جس سے دو تین لٹیں نکلتی اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں، بال جوڑے میں مقید جبکہ ہاتھ میں بندھی گھڑی سے لے کر پاؤں میں پہنے جوتے تک قیمتی معلوم ہوتے تھے۔جہاں سب لوگ

اس سے مرعوب نظر آ رہے تھے، وہ لڑکی دور اس غلاظت کے ڈھیر پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔کچھ تھا جو اسے متوجہ کر رہا تھا۔

نیلے پیلے گندگی کے شاپر پرے ہٹاتے وہ اب کوئی روٹی کا ٹکڑا ڈھونڈ رہا تھا۔چہرہ مٹی سے اٹا ہوا تھا۔ چہرے کی ہڈیاں کمزوری کے باعث ابھری ہوئ تھیں۔اور پھٹی پرانی میلی قمیض کندھوں سے لٹک چکی تھی۔اسکا ہر ایک عضو اسکی مفلسی کا ثبوت پیش کر رہا تھا۔زردی مائل کمزور ہاتھ تھما۔اس کالے شاپر کے نیچے کچھ تھا۔اسنے تیزی سے ہاتھوں سے وہ شاپر پیچھے ہٹائے۔وہ جلی ہوئی روٹی کا ٹکڑا تھا۔جس سے اب بدبو اٹھ رہی تھی۔اسنے ناک پر ہاتھ رکھا۔اور پھر ٹکڑا پھینک کر وہاں سے باہر نکل ایا۔

ڈھیر کے کنارے کھڑا کچھ پل اس کالے شاپر پر پڑے ٹکڑے کو دیکھتا رہا۔تکتا گیا۔۔اور پھر تیزی سے اس پر جپٹتے ایک ہی بار اسے منہ میں ڈال کر منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔تاکہ روٹی بھوکے پیٹ میں چلی جائے اور قہہ نہ ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں کیا کر رہے ہو "وہ عورت دور سے چیختی اسکی طرف بڑھی" تھی۔بچہ ڈر سے پیچھے مڑا، چار سے پانچ سال کا وہ بچہ اپنی ماں کو خوف سے دیکھ رہا تھا جسنے یقیناً اسے ڈھیر سے کھانے سے منع کیا تھا۔اور اب اسے تھپڑوں سے مارتے کوس رہی تھی۔ساتھ ہی آنسو ماں کے گال بھگو رہے تھے۔

کہا تھا ناں یہاں سے مت کھانا۔کیوں؟ حومایل کیوں؟ "وہ تھک چکی " تھی۔اپنے بچوں کو رزق دیتے دیتے۔۔کوشش کرتے کرتے۔وہ کسی فقیر کے بچے نہ تھے۔وہ یتیم بھی نہ تھے۔جو یوں ڈھیر سے کھا رہے تھے۔انکا باپ ایک جیتا جاگتا آدمی تھا۔جو نشے سے دھت چارپائی پر پڑا رہتا تھا۔

اماں تین دن سے بھوکا ہوں اب اور نہیں ہوتا مجھ سے۔۔ "اور اسکے" ساتھ ہی الٹی کرتے وہ سڑی گلی روٹی اگل چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دور ڈھابے پر بیٹھے اسکی روٹی کب ٹھنڈی ہوئی اسے احساس بھی نہیں ہوا تھا۔وہ بچہ اور ماں اب روتے ہوئے واپس جا رہے تھے جب وہ تیزی سے انکی جانب بھاگی۔

سنیں۔۔؟ "عورت اسکی آواز پر مڑی تھی۔نیلے رنگ کی وردی والی" نوجوان ایک لڑکی تھی۔اس نے ایسے کپڑے ٹی وی پر دیکھے تھے۔وہ جہاز اڑانے والے فوجی پہنتے تھے۔مگر فوجی ۔۔؟؟؟ وہ تو)لڑکی (تھی۔حومایل نے بھی الجھن سے اسے دیکھا۔وہ اسکے سینے پر لکھے الفاظ پڑھنا چاہتا تھا۔کندھے پر لگے ستاروں کو سمجھنا چاہتا تھا مگر وہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔

آپ یہ روٹی اور دال گھر لے جائیں۔بچہ بھوکا ہے۔ "انکی جانب شاپر" بڑھاتے وہ بولی جو ابھی ابھی ہوٹل کا مالک لے آیا تھا۔حومایل نے سانس کھینچتے دال کی خوشبو اپنے اندر اتاری۔تازہ روٹی کی خوشبو نے اسکی بھوک چمکائی تھی۔ماں کو دیکھا۔جیسے کہنا چاہتا ہو "ماں انکار مت کرنا۔میں بہت بھوکا ہوں "اور ماں تو ماں ہوتی ہے۔بچے کی خاطر شاپر پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

شکریہ جی۔ "اسے سمجھ نہ آیا تھا سامنے کھڑی لڑکی کو کیا پکارے۔وہ" لڑکی اس عورت سے عمر میں آدھی تھی۔مگر وہ اس سے کئی زیادہ مضبوط تھی۔شاید اس لڑکی کا پیسہ۔۔شاید نہیں۔وہ اس لڑکی کی تعلیم تھی۔جو اسکی شخصیت کو نکھار رہی تھی۔جو اس عورت کے پاس نہیں تھی۔جو تقریباً اکثر کے پاس نہیں ہوتی ہے۔

اس لڑکی نے اسے دوبارہ پکارا۔تو وہ ہوش میں آئی

روز دن کا کھانا آپ کے گھر اس ہوٹل سے آجایا کرے گا۔ "اور اب" کی بار وہ عورت شکریہ بھی نہیں کہہ پائی تھی۔بس روتے ہوئے گھر کو ہو لی۔پیچھے اس نے دور تک اس بچے کو دیکھا جو مڑ مڑ کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ کو ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔یہ ان لوگوں کا روز کا ہے۔ "وہ آدمی" بدتمیزی سے بولا

کوئی بات نہیں یہ میرے رزق سے صدقہ سمجھ لیں۔انکے گھر روٹی " لیٹ نہیں ہونی چاہیے۔ "کہتی ہوئی وہ کیپ سیدھی کرتے ہوٹل جانے کی بجائے دور کھڑی گاڑی کی جانب بڑھی تھی۔اسکو ہیڈ کوارٹر جانا تھا۔

....

آج صبح طلوع ہونے سے اب تک لاہور کا سورج یوں دل گرفتہ تھا جیسے کسی نے اسے قبر میں غروب ہونے کا حکم دیا ہو۔گھر آتے ہی وہ سیدھا اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔اور پھر تین چار گھنٹے اچھے سے نیند پوری کرنے کے بعد شاور لیا تو جیسے ساری تھکن اڑن چھو ہوئ۔موڈ بھی کافی خوشگوار ہو چکا تھا۔ملازمہ نے کافی کا کپ سائڈ ٹیبل پر رکھتے رشک سے اسکے ڈائے ہوئے بالوں کو دیکھا۔ہائے کتنی خواہش تھی اسکی کہ اسکے بھی بی بی جی جیسے رنگ برنگے بال ہوں۔ڈرائر سے بالونں کو خشک کرتے اسنے مڑ کر اسے دیکھا تو وہ بھی تیزی سے نظریں ہٹاتی کچھ بڑبڑاتے باہر کو نکل گئی۔پیچھے اب وہ کمرے میں اکیلی تھی۔سامنے کی گلاس وال نیلے پردوں

www.novelsclubb.com

سے ڈھکی ہوئی تھی۔فرنیچر کے نام پر کمرے میں بس ایک بیڈ اور ایک چھوٹا سا ڈریسنگ ٹیبل تھا۔بلیو اینڈ وائٹ کے امتزاج کا وہ کمرہ بتانے کو کافی تھا کہ اسکی مالکن عام لڑکیوں جیسی نہیں تھی۔

تقریباً خشک بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسنے درمیان سے مانگ نکالی۔نوز رنگ کا نگ ہمیشہ کی طرح چمک رہا تھا۔اسنے بھرپور نظر آئینے میں اپنے عکس پر ڈالی، آئینہ بتا رہا تھا کہ وہ خوبصورت تھی۔لباس کا ہم رنگ پرپل ڈائے سیاہ ،بالوں میں سے جھانک رہا تھا۔اسنے لب کھولے

میرا نام گل پروانہ یوسفزئی ہے۔میں ایک آرٹسٹ ہوں اور مجھے ٹورسٹ" پسند ہیں۔ "آنکھوں میں چمک لیے اسنے سائڈ ٹیبل کے دراز میں ڈرائیر رکھا۔اسی دوران اسکی نظر دراز میں پڑے کئی طرح کے والٹس پر پڑی تھی۔سیاہ، سکن، براؤن اور۔۔وہ پینٹنگ والے لڑکے کا گرے بٹوہ۔ "وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔پوری طرح وہ واقعہ دماغ میں تازہ ہوا تھا، موڈ مزید خوشگوار ہوا۔ملک کے لوگوں سے محبت بڑھ گئی۔جزباتی قوم !خود کو خطاب

دیا۔ہنستے ہوئے سر جھٹکا تو بالوں کے کئی رنگ یکے بعد دیگرے سر اٹھانے لگے۔اسی پل دروازے سے اندر کوئی داخل ہوا تھا۔اسنے آنے والی کو دیکھا۔اور پھر گہرا سانس خارج کرتے کافی کا کپ لبوں سے لگا گئ۔

اوکے وہ اپنا موڈ بلکل بھی خراب نہیں کرے گی۔ "خود کو تسلی دیتے" اسنے وہیں سائڈ ٹیبل پر بیٹھتے ماں کو دیکھا۔جو انگلیاں چٹخاتی اب بات کرنے کا بہانہ سوچ رہی تھی۔

پری تم کب آئ؟ کھانا لگاؤں تمہارے لیے؟ "دو سوال پوچھے گئے۔اور" دونوں ہی بیکار تھے۔وہ کافی کے سپ لیتی کچھ پل خاموش رہی۔

کچھ گھنٹے پہلے ہی آئ ہوں، اور جب میرا دل چاہے گا میں کھا لوں" گی۔موڈ نہیں ہے فلحال "سکون سے جواب دیا۔

"تم نے کیا سوچا ہے؟"

"کس بارے میں؟"

www.novelsclubb.com

ہمارے جانے کے بعد تم کہاں رہنا چاہتی ہو؟ تم بتا دو احمد کہہ رہا تھا۔وہ تمہارے لیے پیسے بھیجتا رہے گا۔ "گویا احمد صاحب ساری زندگی اسے احسان تلے رکھنا چاہتے تھے۔سپ لیتے تلخی سے سوچا۔مگر ظاہر نہ ہونے دیا۔ہونے بھی دیتی تو کیا ہو جاتا؟ ماں نے تو شوہر کو ہی ترجیح دینی تھی، اسے سوتیلے باپ کے ساتھ ساتھ اپنی ماں سے بھی نفرت تھی۔بلکہ اسے زندگی میں پہلی بار نفرت اپنی ماں سے ہوئی تھی۔

احمد صاحب اور انکی اہلیہ کا شکریہ۔مگر میں فیصلہ کر چکی ہوں، "کہہ کر" وہ رکی ,بیڈ پر بیٹھی ماں کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھے، مسکرائ۔بلکل ویسے ہی جیسے کچھ دیر پہلے گرے بٹوہ دیکھ کر مسکرائ تھی۔سر جھٹکا۔)اسے سر جھٹکنے کی عادت تھی۔ (اور پھر بات مکمل کی۔

www.novelsclubb.com

"میں بابا کے پاس جانا چاہوں گی۔یقیناً وہ مجھے اپنے پاس رکھ لیں گے۔" اسے کہتے ہوئے سکون ہوا تھا۔اسے باپ سے کوئی سروکار نہ تھا مگر وہ

اچھے سے جانتی تھی کہ اسکی ماں کی سب سے بڑی ہار یہی تھی کہ وہ اپنے باپ کے قریب رہے۔اور اسے اپنی ماں کو ہراتے یقیناً مزہ آرہا تھا۔

عمبر کو گویا آگ لگی ہو۔وہ پھرتی سے بیڈ سے اٹھی تھی۔غصے سے بیٹی کو دیکھا۔

تم ہوش میں تو ہو۔تم ان لوگوں کے پاس ہرگز نہیں جاؤ گی۔جانتی بھی" ہو انہوں نے کیا کیا۔پھر بھی۔۔تم اپنی ماں کے دشمنوں کے ساتھ مل "رہی ہو۔

انہوں نے کیا کیا۔مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا ہے۔آپ اب اپنی زندگی" میں خوش ہیں اور آپ کے پہلے شوہر اپنی زندگی میں، تو میں کس بات کی سزا کاٹ رہی ہوں؟جو میرا دل چاہے گا میں وہی کروں گی۔مجھ سے "جواب طلب کرنے کا حق میں نے اپنی زندگی میں کسی کو نہیں دیا ہے۔

اسنے درشتی سے ماں کو ٹوکا یا شاید ماں کو بتایا کہ جو زبان ماں کے حق میں پوری دنیا کے لیے بول سکتی ہے۔وہ ماں کے خلاف بھی بول سکتی

ہے۔کافی کا خالی کپ سائڈ پر رکھتے وہ ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھی۔عمبر نے اسے دیکھا۔بے یقینی تھی۔گل پروانہ آج پہلی بار بولی تھی۔یہ باغی پن شروع سے اس میں تھا۔ہاں وہ بچپن سے ہی ایسی تھی۔مگر اسنے کبھی عمبر کو مڑ کر جواب نہیں دیا تھا۔یہ پہلی بار تھا۔جب اسنے اپنی ماں کو بتایا تھا کہ اسنے اسکی کیسی تربیت کی ہے۔وہ اس میں کس قدر زہر بھر چکی ہے۔اپنا فون اٹھاتی وہ کمرے سے نکل گئی۔جبکہ عمبر صاحبہ نے سر تھام لیا تھا.

....

رات کے ڈھائی بج رہے تھے۔جب وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔

"تقی کہاں ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اندر روم میں ہے۔"

کل اور پرسوں کی طرح آج بھی یہی جواب تھا۔جو دو دن سے آ رہا تھا۔اپنا سامان صوفے پر رکھتے انہوں نے سیڑھیوں کے نیچے بنے تقی کے

کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔اب اسکا دروازہ اکثر بند رہنے لگا تھا۔مڑ کر حومایل کو دیکھا۔جو فون پر لگا تھا،

"مائل ایک کپ اچھی سی کافی تو پلا دو یار۔میں تقی کو دیکھ کر آتا ہوں۔" وہ بولے تو حومایل نے بھی نظریں فون سے اٹھائیں اور پھر سر ہلاتے کچن کی جانب بڑھ گیا۔وہ انہی کا انتظار کر رہا تھا۔۔مائدہ اس وقت سو جایا کرتی تھی۔اپنی نیند کی قربانی وہ بس حومایل کے لیے دیا کرتی تھیں۔جبکہ سلجوق اب تقی کے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔دروازے پر پہنچ کر اس نے اسے آواز لگائی۔

تقی جگر دروازہ کھولو۔ "وہ دونوں بیٹوں کے ساتھ ہی دوستوں کی طرح" تھے۔کچھ ثانیے کے انتظار کے بعد ہی دروازہ کھل گیا تھا۔کچھ گربڑایا سا تقی دروازے میں کھڑا مسکراہٹ لیے سلجوق کو دیکھ رہا تھا، کچھ تو بناوٹی تھا وہاں۔۔۔سلجوق نے بغور بیٹے کے تاثرات دیکھے۔

www.novelsclubb.com

کیا کر رہے تھے بھائی۔آج کل تقی صاحب زیادہ ہی بزی ہونے لگ گئے" ہیں۔وقت ہی نہیں دیتے باپ کو۔ "ہلکے پھلکے لہجے میں کہتے وہ کمرے کے اندر داخل ہوگئے، سامنے والی فل وال پر تقی کی بڑی سی پکچر لگی تھی۔سفید گھوڑے پر بیٹھا سنہری روشنی میں وہ کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا۔تقی نے چور نگاہ باپ پر ڈالی۔

ڈیڈ وہ۔۔۔ "وہ شروعات میں ہی اٹک گیا۔اپنے باپ سے جھوٹ بولنا " مشکل کیوں لگ رہا تھا۔

نہیں ہو رہا ہے۔تو سچ بول لو۔اتنی تو فرینکنس ہے ناں ہم دونوں" میں؟ "اسکا کندھا تھپتھپاتے انہوں نے دیوان پر بیٹھتے ساتھ پڑی ٹیبل پر دیکھا، جہاں انکی فیملی پکچر کی فریم تھی۔وہ مائدہ۔حومایل اور پانچ سال کا تقی۔وہ ایک آئڈیل فیملی تھی۔ایک خوبصورت گھرانا۔

ڈیڈ وہ جیک نے دیے مجھے۔ "کچھ سوچ کر وہ بول گیا تھا۔پاکٹ میں" پھنسے سگریٹس کو نکال کر ہتھیلی سلجوق کے سامنے پھیلائی۔جس پر پانچ سے

www.novelsclubb.com

چھ سگریٹ پڑے تھے۔ایک آدھا بجھا تھا۔سلجوق نے حیرت سے تقی کو دیکھا، عمر ہی کیا تھی ابھی اسکی۔بس تیرہ چودہ سال۔

تم سموکنگ سٹارٹ کرنے لگے ہو؟ مجھے بتائے بغیر۔ "حیرت سے سوال" داغا۔تقی نے باپ کو دیکھا۔وہ غصہ نہیں تھے۔انہوں نے تو کچھ کہا بھی نہیں تھا۔جیک نے پھر چھپانے کو کیوں کہا تھا۔وہ الجھا، مگر پھر وہیں باپ کے قریب ہی بیٹھ گیا۔سگریٹ اب سلجوق لے چکا تھا۔اور اب الٹ پلٹ کر انکو دیکھ رہا تھا۔جیسے کوئی بڑی دلچسپ چیز ہو۔

میں نے ٹی وی پر ایڈ دیکھے تھے یار۔اس میں تو یہ ہیلتھ کے لیے اچھے" نہیں بتائے ہوئے۔تم ینگ جنریشن ہو اچھا جانتے ہو گے۔ "الجھن سے پوچھا تھا۔جیسے واقعی سگریٹ کے بارے میں الف ب بھی نہ جانتے ہوں

تقی نے لب بھینچے

جیک کہہ رہا تھا ایڈ والے ایسے ہی کہتے رہتے ہیں۔ایسا کچھ نہیں ہوتا" ہے۔سب سموکنگ کرتے ہیں، "کمزور سی دلیل تھی۔

www.novelsclubb.com

ہمم جیک کہتا ہے تو ٹھیک ہی ہو گا تمہارا بیسٹ فرینڈ ہے۔غلط تو نہیں بولے گا۔ "سلجوق نے سمجھنے کے انداز میں کہا تو تقی حیران ہوا۔

ڈیڈ کیا سچ میں آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔؟ "اس سے پہلے سلجوق" کچھ کہتا دروازے سے جھانکتا حومایل انہیں ڈسٹرب کر گیا۔

کافی تیار ہے۔ "تین حرفی جملہ کہتا وہ واپس ہونے لگا تھا۔جب سلجوق" نے اسے آواز لگائی۔چلو اچھا تھا اس وقت مائدہ اسو رہی تھیں۔۔۔حومایل ماتھے پر شکنیں لیتا اندر داخل ہوا۔ایک نظر تقی دوسری سلجوق اور تیسری ان میز پر پڑے سگریٹ پر ڈالی۔تقی بلا وجہ شرمندہ ہوا۔

یار یہ تقی کے دوست نے دیے ہیں۔یہ سموکنگ کرنا چاہتا ہے۔اسکے" دوست نے بتایا ہے اس سے کچھ نہیں ہوتا۔تم کیا کہتے ہو۔؟ "گویا انجان سے بنے وہ بولے تو تقی کو طنز محسوس ہوا۔کیا وہ اسے ناسمجھ کہہ رہے تھے۔حومایل نے سگریٹ اٹھا کر دیکھی۔وہ عام سگریٹ نہیں تھی۔وہ ڈرگز تھے۔

میرا ماننا ہے کہ تقی آپ کی اکلوتی اولاد ہے۔اور ہمارا لاڈلا بھی ہے۔تو " اسکی ہیلتھ پر کمپرومائز نہیں ہونا چاہیے۔پہلے دو ویک آپ استعمال کریں انہیں۔اگر تو کچھ ہوا آپکو تو تقی کو نہیں پینے دیں گے۔ورنہ یہ کر لے، نو ایشو۔ "سکون سے مشورہ دیتا وہ تقی کا سکون غارت کر گیا تھا۔وہ اپنے باپ کو ڈرگز کیسے لینے دے سکتا تھا۔

بلکل نہیں۔اگر ڈیڈ کو کچھ ہو گیا تو؟انکا ہارٹ یا لنگز ایفیکٹ ہو گئے تو؟ " ایک ہی پل میں ہزاروں "تو " تقی کے دماغ میں سر اٹھا چکے تھے۔وہ " چھوٹا تھا۔مگر ٹی وی پر چلتے ایڈ اور انٹرنیٹ سے اتنا سمجھ گیا تھا کہ جیک اتنا بھی سچا نہیں جتنا وہ کہہ رہا ہے۔

اور اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو۔؟ "سلجوق نے پینترا بدلا۔حومایل نے" مسکراہٹ دبائی۔

ڈیڈ ،مائل۔۔اوکے فائن ہم میں سے کوئی اسے یوز نہیں کرے گا۔نہ " آپ نہ میں۔۔ "وہ غصے سے اٹھا اور سگریٹ ڈسٹ بن میں پھینک دیے۔

"گڈ یاد رکھنا جس دن تم سموکنگ کرو گے اس دن میں بھی کروں گا۔" ضدی لہجے میں کہتے سلجوق نے حومایل کو آنکھ ماری۔ان دونوں کا مقصد پورا ہو چکا تھا، اب آگے تقی پر تھا وہ کیا کرتا ہے۔مگر وہ یقیناً اپنے باپ سے اس دنیا میں سب سے زیادہ پیار کرتا تھا۔اور وہ انکی نافرمانی نہیں کرنے والا تھا۔

....

جون کی چلچلاتی دھوپ نے ہر زی نفس کو ادھ موا کر رکھا تھا۔اور تپش. سے بچنے کے لیے چرند پرند بھی اپنے گھونسلوں میں جا چھپے تھے۔

وہ آج گھر پر ہی موجود تھی۔جب تپتی دوپہر میں سب اہل خانہ ستانے کو لیٹے تھے تو اس نے کچن کا رخ کیا۔آج اسکی سوتیلی پھپھو کی دعوت تھی۔جس میں یقیناً کافی لوازمات تیار ہوئے ہونگے مگر وہ کمرے سے نہیں

www.novelsclubb.com

نکلی تھی۔اس لیے اب بھوک محسوس ہونے پر دبے قدموں کچن کو ہو لی۔ مگر حق آہ قسمت دادی اسے پکڑ چکی تھی۔

اے اللہ کی مار ہو تم پر، کمبخت، نگوڑی مار، فریج میں ہی منہ دیے چنہ" چاٹ پر ٹوٹ پڑی ہو۔لوٹھا کی لوٹھا ہو گئ مگر عقل کوری۔ "دادی نے ایک زوردار دھموکا اسکی کمر پر جڑھ دیا۔وہ ہائے کر کے کراہی تھی۔

ایک تو آپ کو اس بڑھاپے میں بھی آرام نہیں ہے . سیکرٹ سروس چالو" ہی رکھتی ہیں۔ "اسنے کمر پر ہاتھ رکھتے تنک کر کہا۔

ان نادیدہ دانتوں کے بغیر کیسے چبائیں گی یہ سخت چھولے۔میری عمر ہے " کھانے دیں مجھے۔ "جیسے وہ لحاظ کیے بغیر اسے گالیاں دیتی اور کوستی رہتی تھیں۔ویسے ہی وہ بھی تھی۔بد لحاظ!

ڈھٹائی سے بولتے وہیں کچن میں کرسی پر بیٹھ کر ٹانگیں سی سی ہلاتی باؤل سے چمچ بھر بھر کر کھانے لگی۔اور دادی حیران کن اسکی لن ترانیاں ملاحظہ کرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"اگر تو انسان کی بچی نہ بنی تو میں تجھے ایسی چار چوٹ ماروں گی کہ یاد کرے گی۔ارے کمبخت نحوست ماری یہ ہلنا تو بند کر اللہ کی پناہ نری شیطانی حرکت۔سارا دن پیر ہلاتے گزر جاتا ہے۔"دادی نے اسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"اب بندہ سکون سے کھا بھی نہیں سکتا ہے۔"

"اتنا ہی مسئلہ ہے تو دفعان ہو جا ناں باپ کے گھر اپنے سکون سے بیٹھ کر کھانا۔ میرے بیٹے پر بوجھ بنی ہوئی۔ ہے "صلواتیں سناتی وہ اسکا منہ بند کروا چکی تھیں۔بس یہی ایک طعنہ تھا۔جسکا اسکے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

....

موسم کافی خوشگوار تھا۔رات کے کھانے پر وہ سب اس وقت گھر پر موجود تھے۔ٹیبل پر خاموشی تھی۔کانٹوں اور چھریوں کی آوازوں سے تنگ آکر وہ اکتایا۔

یار اتنی خاموشی کیوں ہے۔؟ "میر کی بات پر سلجوق نے مائدہ اور مائدہ" نے حوایل کو دیکھا۔جبکہ حوایل نے ان تینوں کو دیکھا تھا، تو کیا وہ سب سوچ رہے تھے کہ حوایل محفل لگائے گا؟؟

اچھا ٹھیک ہے۔مجھے ویسے بھی ایک بات کرنی تھی۔ "تینوں نفوس کو" متوجہ پا کر اسنے کہا۔چاولوں کی پلیٹ میں چمچ ہلاتے وہ مائدہ کو دیکھ رہا تھا۔

آنی ڈیڈ میرے دوست کی شادی ہے تو مجھے پاکستان جانا ہے۔ "اسنے کہا" تو تقی کے گلے میں چاول اٹکے بروقت کھانسی کے دورہ پڑا حوایل نے افسوس سے اسے دیکھا۔بلکہ اسکی اوور ایکٹنگ کو۔۔۔

میری طرف سے تو اجازت ہے۔آنی سے پوچھ لو اپنی انکا تمہارے بغیر" گزارہ نہیں ہوتا ہے بھائی۔ "ہنستے ہوئے کہتے انہوں نے پانی کا گلاس تقی کو دیا جبکہ حوایل کی کھا جانے والی نظریں اسی کا احاطہ کیے ہوئے تھیں۔

کتنے دن کے لیے جانا ہے؟ "سوال آیا تھا۔اسنے تقی سے نظریں ہٹا کر" مائدہ کو دیکھا۔

"پانچ دن۔ "

مام میں بھی جاؤں؟ حومایل کے "دوست "کی شادی پر۔ "تقی نے لفظ" دوست اور پھر شادی پر زور دیتے فرمائشی پروگرام سٹارٹ کیا۔حومایل نے زور سے فورک پلیٹ میں پٹخا تھا۔

ٹھیک ہے حومایل تم چلے جانا، اور اپنا خیال رکھنا ہے۔ "مائدہ کی بات پر" وہ اثبات میں سر ہلاتا کھانا کھانے لگا تھا۔جبکہ تقی نے افسوس سے ماں کو دیکھا۔جو اسے مکمل طور پر اگنور کرتے کھانے میں مصروف تھیں۔فورک اٹھایا اور پھر حومایل لے انداز میں پٹخنا چاہا مگر ماں کی گھورتی نگاہ پر خاموشی سے سیلڈ فورک پر چڑھاتا منہ میں گھسا دیا۔اس بار تو وہ پکا پاکستان جائے گا۔سوچتے ہوئے وہ سیلڈ پر سیلڈ منہ میں ٹھونس رہا تھا.

www.novelsclubb.com

....

کھانے کے بعد وہ پیکنگ کر رہا تھا جب تقی نے اپنا باجا بجایا تھا۔ہر بار جب وہ پاکستان جاتا۔ تقی اپنی راگ الاپنے لگ جاتا تھا۔

"مجھے بھی لے جاؤ ناں ساتھ۔"

تم کیا کرو گے؟ "سوال داغا"

تمہارے دوست کی شادی انجوائے۔ "ہنسی دبائی۔"

تم اچھے سے جانتے ہو۔میں شادی پر نہیں جا رہا ہوں۔کام سے جا رہا ہوں۔اور تمہارا کوئی کام نہیں ہے وہاں۔ "پیکنگ کرتے مصروف سا جواب آیا تھا۔

"تم مجھے گرینی کے پاس چھوڑ جانا۔اور پھر واپسی پر مجھے لینے آجانا ناں" مفت مشورہ دیا گیا۔

تمہیں پاکستان جانا کیوں ہے؟ "اکتاہٹ سے پوچھا گیا۔ "

www.novelsclubb.com

کیوں کہ وہ میرا ملک ہے۔تم اکیلے محب وطن نہیں ہو۔میں بھی پراؤڈ " پاکستانی ہوں۔ "اوور ایکٹنگ شروع۔

"تقی۔تقی۔تقی۔اتنی لمبی زبان۔"

ماشاءاللہ سے۔ "فوراً جواب آیا تھا۔"

خود سے نکلو گے کمرے سے۔یا میں اٹھا کر چھوڑ کر آؤں۔"اگر وہ نہ مانے تو وہ واقعی تقی کو اٹھا کر چھوڑ آیا کرتا تھا۔تقی نے رونی صورت بناتے اسے دیکھا۔حومایل نے گھورا۔شکل پر مزید بارہ بجائے۔حومایل نے مزید گھورا۔اور تقی کی آنکھیں آنسو سے بھر گئیں۔حومایل نے حیرت سے یہ ڈرامہ دیکھا۔کوئی کیسے ایسے ہی آنسو لا سکتا تھا۔بنا وجہ۔یوں ہی۔پری پلینڈ

"اچھا جاؤ آنی سے اجازت لو۔میں لے جاؤں گا۔"

....

www.novelsclubb.com

"

"شادی، افئیر۔۔ "امی میں یہاں پڑھنے آئی ہوں۔لڑکا ڈھونڈنے نہیں ۔" اسے ماں کی باتیں کبھی کبھی غصہ دلا دیتی تھیں۔مگر وہ بھی کیا کرتیں۔بیٹی کو تعلیم کے لیے دور بھیج تو دیا تھا مگر وہ دن اور آج کا دن سو طعنے سو

ڈھکی چھپی باتیں سو معنی خیز سوال تھے جو ہر وقت اسے سننے پڑتے تھے۔کب آئے گی؟ اکیلی لڑکی چلی گئی۔واپس آئے گی یا وہی رہے گی؟ اتنے پیسے کہاں سے بھیجتی ہے؟

ماہی تمہاری بہن کی شادی ہے اور تم نہیں آؤ گی تو خاندان والے کیا" کہیں گے؟ "آواز میں نمی تھی۔ماہم نے ماں کے ستے چہرے کو دیکھا۔چار سال ہو گئے تھے انہیں سکرین سے ہی دیکھ رہی تھی۔

امی میں پیسے بھیج تو رہی ہوں ناں اور ایسے ہی تو نہیں آ سکتی میں۔یہ" پیرس سے کراچی کا سفر ہے۔ملیر سے ناظم آباد کا نہیں۔ "ماں کو جواب دے تو رہی تھی مگر جانتی تھی کہ وہ انہیں سمجھا نہیں پائے گی۔

بات پیسوں کی نہیں ہے ماہی .امی تمہیں یاد کرتیں ہیں۔وانیہ عربیہ بھی" تمہاری باتیں کرتی رہتی ہیں۔گھر میں سو باتیں ہوتی ہیں۔امی کی بہنوں کی۔میں اکیلی کیا کچھ دیکھوں؟ اور میرے جانے کے بعد کون دیکھے گا یہ سب؟ "ماہین نے لیپ ٹاپ اپنی طرف کھینچتے بولنا شروع کیا تو بولتی ہی

گئ۔سامنے ہی اس سے چھوٹی بہن کارپٹ پر چوکڑی مارے بیٹھی لب بھینچے کچھ سوچ رہی تھی۔پیچھے دیوار گیر کھڑکیاں تھیں۔جن پر سے سر کے پردے ایک جگہ جمع کر کے باندھے ہوئے تھے۔وہ انہیں اکیلا چھوڑ کر جا چکی تھی۔ماہین کے دل میں بدگمانی نے جگہ لی۔

میں آؤنگی ضرور آؤنگی مگر ابھی نہیں۔کچھ وقت تک۔۔ "وہ کچھ کہہ ہی رہی تھی کہ اسکے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئ۔انٹرنیٹ کنکشن ٹوٹ چکا تھا۔اسنے دروازے کی سمت دیکھا جہاں کھڑے حومایل کے ہاتھ میں وائے فائے کی وائیر تھی۔اسنے سر کی پشت بیڈ سے ٹکا دی۔یہ نہیں تھا کہ اسے فکر نہیں تھی۔یا اپنی فیملی سے محبت نہیں تھی مگر وہ مجبور تھی۔ماں بہنیں شاید نہ سمجھتی ہوں مگر بابا کے بعد اسی کی انکم تھی۔جس سے بہنوں کی پڑھائی چل .رہی تھی۔مہنگائی کے اس دور میں امی کی دوائیں، بہنوں کی فیس گھر کا خرچہ اور اب ماہین کی شادی۔یہ سب اسی کے بھیجے پیسوں سے ممکن ہو رہا تھا۔اگر وہ محظ جذباتی احساس کے زیر واپس چلی جاتی تو آگے

www.novelsclubb.com

کیا ہوتا؟ وہ انہیں یاد کرتی تھی۔ماں کی گود میں سر رکھ کر سکون کرنا چاہتی تھی۔وانیہ عربیہ کے ہنسی مذاق پر ہنس دینا چاہتی تھی۔ماہین سے نخرے اٹھوانا چاہتی تھی مگر وقت نے اس سے یہ سب چھین لیا تھا۔بابا کی ڈیتھ کے چھ ماں بعد ہی حالات نے یوں رخ موڑا کہ اسے پیرس لا پھینکا تھا۔جہاں وہ پڑھائی کے ساتھ گھر کی زمہ داری بھی اپنے سر لے گئ تھی۔

"سنا ہے حسن سوگوار ہو تو اس کی جاذبیت بڑھ جاتی ہے لیکن اتنی بھی کیا اداسی؟ یقین جانیں آپ ہنستے ہوئے بھی اتنی ہی حسین لگیں گی جتنی کہ اداس ہوتے ہوئے۔"

اس نے چونک کر سامنے دیکھا حومایل ہاتھ باندھے لبوں میں مسکراہٹ دبائے کھڑا تھا ۔ماہم نے کوئی جواب نہیں دیا بس ناگواری سے چہرہ دوسری جانب پھیر لیا ۔اسے ابھی کسے سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"کافی دنوں سے نظر نہیں آئی۔ "

"تو؟"

www.novelsclubb.com

وہ رکھائی سے بولی تاکہ وہ مزید بات نہ کرے۔۔

"تو یہ کہ خوش رہا کریں"

وہ اسے جما دیکھ کر اٹھنے کے پر تول رہی تھی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔کمرے کی فضا میں کچھ پل خاموشی کا راج رہا۔باہر ہوا کا ایک جھونکا چلا اور اپنے ساتھ ہی کئی اداسیاں ساتھ لے گیا۔

"کیا خوش رہنا ہمارے اپنے بس میں ہوتا ہے؟"

اس کے لہجے میں بے بسی تھی وہ ٹھٹھکا۔

"خوش رہنا ہی تو واحد چیز ہے جو انسان کے اپنے اختیار میں ہوتی ہے۔"

کیسے؟؟

www.novelsclubb.com

دیکھیں ماہم آپکی زندگی میں جو چیز جو شخص جو رویہ جیسے اپ کے سامنے آتا ہے اسے ویسے ہی قبول کرنا چاہیے۔ ہر شے کی خوبصورتی کو محسوس کیجیے ناکہ اس کی بدصورتی کی کھوج میں رہیں ۔گمان ہمیشہ اچھا رکھیں اور ہر

شے کا مثبت پہلو تلاش کریں۔ آپ دیکھیں گی کہ آپ کا دل خود خوش رہنے لگے گا۔۔"

وہ اس کو نظروں کے حصار میں لیے نرم لہجے میں کہہ رہا تھا۔تو حومایل بول بھی لیتا ہے۔بلکہ بہت خوبصورت بول لیتا ہے۔اسنے سوچا۔

اس کا مطلب ہے حقیقت سے نظریں چرا لی جائیں؟ "سوال داغا۔"

اوہوں حقیقت سے نظریں چرانا خود فریبی ہے۔ اور خود فریبی کبھی خوشی" نہیں دیتی۔ حقیقتوں سے اگاہ ضرور رہنا چاہیے مگر ان کی کرواہٹ کو زندگی میں گھولنا نہیں چاہیے"۔

بولتے بولتے وہ رکا اور لبوں پر پروفیشنل انداز کی مسکراہٹ سجائی۔

www.novelsclubb.com

تھینکس حومایل۔ "وہ بولی تو فقط اتنا ہی۔وہ مسکرا دیا۔حومایل وہ پہلا انسان" تھا جس نے پیرس میں اسے خوش آمدید کہا تھا۔

"تمہیں جانا چاہیے۔تمہاری فیملی تمہیں مس کر رہی ہے۔"

"میں فلحال ایسا کچھ آفورڈ نہیں کر سکتی ہوں۔"

تمہاری بہن کی شادی ہے۔ "اسنے یاد دلایا۔"

جانتی ہوں۔اور جتنے پیسوں میں آنا جانا ہو جائے گا۔اتنے میں میں اسے" ایک بہترین تحفہ دے سکتی ہوں۔ "گویا سمجھداری کی بات بتائی ہو۔حومایل ہنس پڑا

چار سال بعد ان سے ملنے کے علاوہ بھی کوئی بہترین تحفہ ہو سکتا ہے؟ " گھر جاؤ کچھ وقت ان سب کے ساتھ گزارو۔بلکہ ایک کام کرو جاتے وقت تقی کو بھی ساتھ لے جانا اسے بھی پاکستانی شادی دیکھنے کا شوق ہو رہا ہے۔ "سوال۔حکم اور مشورہ ایک ہی سانس میں دے دیا گیا جبکہ وہ بس سر ہلا کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

....

TO BE CONTINUED.

www.novelsclubb.com